O

محبت چھوڑ دی مَیں نے تو دل کامِل نہیں ہو گا
ریاضت چھوڑ دی تو حشر کے قابل نہیں ہو گا

ندامت کی جو قیمت ہے وہ تُو دینے سے قاصر ہے
درِ توبہ کھلا ہے، تُو مگر داخل نہیں ہو گا

اسے بتلاؤ توبہ تین چیزوں کا مرکب ہے
کہو، اب کھوکھلے لفظوں سے کچھ حاصل نہیں ہو گا

کبھی لگتا ہے میں راحت میں اُس کو دور رکھوں گا
کبھی لگتا ہے وہ تکلیف میں شامل نہیں ہو گا

https://emad-ahmad.com/

مجھے سجاد اور مسجود دونوں پر بھروسا ہے
صنم خانوں میں جو جھک جائے میرا دل نہیں ہو گا

اگر کچھ خواب ہیں تو چھوڑ کر آنا ہمارے گھر
تمہیں اجڑے ہوئے لوگوں سے کچھ حاصل نہیں ہوگا

خدا گر چاہ دیکھے گا تو عُقدے کھول ڈالے گا
نہیں گر شرحِ صدر اب تک تو دل قابل نہیں ہو گا

مقدر نے کسی کے ساتھ، تجھ سے دور رکھا ہے
تو وہ رستہ نہیں ہوگا، تو تُو منزل نہیں ہو گا

عمومی یہ کہ مَیں دُنیا کے ہر بندے سے عاجز ہوں
خصوصی یہ کہ وہ اس قول میں داخل نہیں ہو گا

https://emad-ahmad.com/

مَیں اپنے آپ میں گُم ہوں یا پھر افلاک میں، چھوڑو
سفر اندر ہو یا باہر مگر فاصل نہیں ہو گا

اگر مَیں روشنی ہوتا تو میری برق رفتاری
بالآخر تھک کے کہتی، زیست کا ساحل نہیں ہو گا

بدوں کو بد ملے، اچھوں کو اچھے، ہم نہ مل پائے
تو یا میں اس کے یا پھر وہ مرے قابل نہیں ہو گا

اداسی کا سفر اپنے ہی کچھ اسرار رکھتا ہے
ملے گا کچھ نہیں، لیکن یہ لاحاصل نہیں ہو گا

عماد اب دوستوں اور دشمنوں سب کو بلائے گا
بس اک وہ شخص جو دونوں طرح شامل نہیں ہو گا

https://emad-ahmad.com/